34808 ـ سرمایہ کاری کرنے والی کمپنیوں میں اپنا مال گنوا چکنے والوں کے لیے دس نصیحتیں

سوال

ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اپنا مال سرمایہ کاری کرنے والی کمپنیوں میں اپنا مال گنوا لیا ہے کیا نصیحت ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

1 ـ مسلمان کو چاہیے کہ وہ اپنے مال کی سرمایہ کاری کسی مباح اور جائز کام میں کرے، نہ کہ حرام کام میں، اور اسے شبہات سے اجتناب کرنا چاہیے.

2 ـ سرمایہ کاری کے لیے اسے اختیار کرے جو امانت دار اور قوی ہو اور وہ مال کو صرف کرنے اور اسے کاروبار میں لگانے پر طاقت رکھے اور مال کی سرمایہ کرنے اور اسے مال کو مختلف کاموں میں لگانے کا تجربہ بھی ہو.

3 ـ یہ کہ شراکت اور سرمایہ کاری کا معاہدہ شرعا صحیح ہو، اور باطل اور اور حرام شرائط سے خالی ہو، لہذ ا ایسے معاہدہ میں شامل ہونا جائز نہیں جس میں راس المال یا منافع میں سے کسی محدود مبلغ کی ضمانت ہو، اور ضروری ہے کہ شراکت داروں کا تناسب معلوم ہو... الخ.

4 ـ شراکت دار اور سرمایہ کاری کرنے والے کو چاہیے کہ وہ لوگوں کا مال اور سرمایہ صرف کرتے وقت اللہ تعالی کا ڈر اور تقوی اختیار کرے، لہذا اسے وہ کچھ نہیں لینا چاہیے جس کا وہ تصرف ہی نہیں کرسکتا، اور کسی سے بھی وہ ایسا مال قبول نہ کرے جس کے بارہ میں اسے علم ہو کہ وہ سرمایہ کاری میں کم ہو جائے گا، اسے چاہیے کہ وہ مضاربت اور شراکت کی شروط کا التزام کرے، لہذا جب مال والا شخص یہ شرط رکھے کہ اس کے مال کی سرمایہ کاری کسی معین ملك اور شہر میں کی جائے تو اس کے لیے اس شرط سے نکلنا جائز نہیں.

اور اگر کوئی شخص یہ شرط رکھے کہ اس کا مال کسی معین کام میں لگایا جائے تو اس سے باہر نہیں نکلنا چاہیے، اور اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ لوگوں کے لیے حیلہ کرے اور انہیں یہ باور کرائے کہ اسے نفع ہو رہا ہے حالانکہ حقیقت میں اسے نفع نہیں ہو رہا، اور اگر اس کے پاس حقیقی تجارت نہ ہو جس سے مال میں نفع ہو اور بڑھے تو اس کے لیے پرانے حصہ داروں کے راس المال سے نئے حصہ داروں کو منافع دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے، جب اسے یقینی علم ہو کہ اس کے پاس اتنی تجارت نہیں کہ وہ لوگوں کو بڑا منافع دے تو اسے لوگوں بڑی نسبت سے

منافع دے کر دھوکہ نہیں دینا چاہیے.

5 ـ اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کا ڈر اور خوف رکھتے ہوئے لوگوں میں اموال میں سرمایہ کاری کے لیے عملہ کے ایسے تجربہ کار افراد بھرتی کرے جو مالی اور دفتری معاملات کے ماہر اور تجربہ کار ہوں، اور اس نے جو مال لوگوں سے سرمایہ کاری کے لیے حاصل کیا ہے اس کی سرمایہ کاری کرنے پر قدرت رکھتے ہوں.

خسارہ اور نقصان ہو جانے کی صورت میں:

ـ لوگوں کے مال کی سرمایہ کاری کرنے والے پر ضروری اور واجب ہے کہ وہ لوگوں کو سچائی اور امانت کے ساتھ جو کچھ ہوا اس کی حقیقت بتائے.

ـ اور اگر اس کی جانب سے زیادتی یا کوتاہی ہو تو وہ اس کوتاہی کا ضامن ہے، اور اسے اپنی کوتاہی اور زیادتی سے حاصل ہونے والے خسارہ کو خود برداشت کرنا ہو گا.

ـ مال کے مالك کو چاہیے کہ جب اسے خسارہ ہو جائے تو وہ اللہ تعالی کی رضا اور اس کے فیصلہ اور تقدیر پر راضی ہو، اور اس مصیبت اور مشکل کو کم کرنے کی کوشش کرے اور اس کے اثرات کو زائل کرنے کا علاج کرے، جتنا بھی ممکن ہو سکے وہ شرعا ہر جائز اور مباح طریقہ سے راس المال کو بچانے کی کوشش کرے.

ـ بلاشبہ اللہ تعالی کی تقدیر اور فیصلہ پر راضی ہونا مالی خسارے اور نفسیاتی ہلاکت اور معنوی گراوٹ سے دور کردیتا ہے، تو اسے نہ تو پاگل پن کے دورے پڑتے ہیں یا پھر دلی سکتہ ہوتا ہے، یا خود کشی جیسا فعل، جیسا کہ وہ لوگ کرتے ہیں جو اس پر صبر نہیں کرتے، اور اسے چاہیے کہ وہ مندرجہ ذیل حقائق کو یاد رکھے:

انسان کو جو مصائب بھی اس کی جان اور نفس میں پہنچتے ہیں یا پھر اس کے مال اور خاندان میں یا اس کے معاشرہ میں پہنچنے والے مصائب یہ سب کوئی خالص شر اور برائی نہیں، جو جزع فزع واجب کردیں، بلکہ اگر مومن انہیں اچھے اور بہتر انداز میں لے اور ان سے معاملہ کرے تو یہ اس کے خیر و بھلائی ہیں: لہذا وہ:

ا ـ خیراور بھلائی ہیں جیسا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" مومن کا معاملہ بہت ہی عجیب و غریب ہے، اس کے سارے معاملات ہی خیر وبھلائی ہیں، اور یہ صرف مومن کے لیے ہیں اس کے علاوہ کسی اور کے لیے نہیں، اگر اسے اچھائی اور خوشی پہنچتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے تو یہ اس کے لیے خیر اور بھلائی ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف اورمصیبت پہنچتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے تو یہ اس کے خیر اور بہتر ہے" دیکھیں: صحیح مسلم حدیث نمبر (2999).

ب ۔ ہو سکتا ہے اللہ تعالی نے اس کے ساتھ بھلائی کا ارداہ کیا ہو:

امام بخاری رحمہ اللہ تعالی نے ابو ہریرہ رضي اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اللہ تعالی جس کے ساتھ خیر وبھلائی چاہتا ہے اسے آزماتا ہے" صحیح بخاری حدیث نمبر (5645).

حافظ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ: ابو عبید الھروي رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ: اس کا معنی یہ ہے کہ اللہ تعالی اسے مصائب اور مشکلات کے ساتھ آزماتا ہے تا کہ اسے اس پر اجروثواب سے عطا کرے.

ج ۔ ہو سکتا ہے اللہ تعالی اس سے محبت کرتا ہو:

" اللہ تعالی جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں آزمائش میں ڈالتا ہے، تو جو کوئی صبر کرے اسے صبر ملتا ہے، اور جو کوئی جزع وفزع کرے اس کے لیے آہ و بکا اورجزع فزع ہے"

اس کے راوی ثقہ ہیں.

اور سخبرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جسے عطا کیا گیا تو اس نے صبر کیا اور اس کی آزمائش ہوئی تو اس نے صبر کیا، اور ظلم کیا تو توبہ و استغفار کرلی، اور ظلم کیا گیا تو معاف کر دیا، یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیےامن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں" اسے طبرانی نے حسن سند کے ساتھ روایت کیا ہے. اھـ حافظ رحمہ اللہ کی کلام ختم ہوئی.

د ـ اللہ سبحانہ وتعالی نے اپنی کتاب حکیم قرآن مجید میں دلوں کو راحت دینے، اور نفس کی پراگندگی کو سیدھا کرنے کا طریقہ بیان کیا ہے، اور یہ صبر اور استرجاع (یعنی انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھنا) کے ساتھ ہے اور اسے اللہ تعالی کی جانب سے مکمل اور پورے بدلہ اور اس ثواب کے ساتھ ملایا گیا ہے جس کے ساتھ اللہ تعالی اسے صابر اور ثواب کی نیت کرنے والوں تك پہنچا دیتا ہے، اور اللہ تعالی کی جانب سے یہ ایسا وعدہ ہے جسے وہ عنقریب پورا کرنے والا ہے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیں، وہ لوگ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں بلاشبہ ہم اللہ تعالی کے لیے ہیں اور بلا شبہ ہم نے اسی کی جانب لوٹنا ہے، یہی ہیں وہ لوگ جن پر ان کے پروردگار کی جانب سے ان پر اس کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں، اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں البقرۃ (155 ـ 157).

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اللہ عزوجل نے کلمات استرجاع کو مصیبت زدہ لوگوں کے لیے ملجا اور پناہ گاہ بنائیں ہیں اور وہ کلمات یہ ہیں جو ایك مصیبت زدہ کہتا ہے: (انا للہ و انا الیہ راجعون) (بلا شبہ ہم اللہ تعالی کے لیے ہیں اور اسی کی جانب لوٹنے والے ہیں) اور یہ کلمات آزمائش والوں کے لیے شیطان سے بچاؤ ہیں، تا کہ شیطان مصیبت زدہ انسان پر مسلط نہ ہو جائے اور اسے غلط اورردی قسم کے افکار کے وسوسے نہ ڈالنے شروع کردے، اور جس ٹھنڈا ہو چکا ہے اس میں ہیجان اور جوش نہ پیدا ہو جائے، اور جو چھپ چکا تھا وہ ظاہر ہو جائے، اس لیے کہ وہ خیر وبھلائی اور برکت کے جامع ان کلمات کی طرف لپکاہے، کیونکہ اس کا یہ کہنا: " انا للہ " یہ الفاظ اورکلمات عبودیت اور ملك کا اقرار ہے، بندہ یہ اعتراف کرتا ہے کہ وہ اللہ کی ملکیت ہے اور جو کچھ اسے پہنچا ہے وہ بھی اللہ کی جانب سے ہے لھذا بادشاہ اپنی بادشاہی اور ملکیت والی اشیاء میں جس طرح اور جو چاہے تصرف کر سکتا ہے.

اور اس کا یہ کہنا: " وانا الیہ راجعون" اس بات کا اقرار ہے کہ اللہ تعالی ہمیں موت دینے والا اورہلاك کرنے والا ہے، پھر ہمیں اٹھائے گا، لہذا پہلے بھی اس کاحکم اور اخرت میں بھی اسی کی طرف پلٹنا ہے، اور اسی طرح اس میں اللہ تعالی کی جانب سے اجروثواب کی امید بھی ہے.

اور اس انا للہ پڑھنے کی برکت اس کے ساتھ جو کچھ بیان کیا گیا ہے یہ بھی ہے جو ام سلمہ رضي اللہ تعالی عنہا سے وارد ہے:

وہ کہتی ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا:

" جو کوئی مسلمان جسے مصیبت پہنچے تو وہ یہ ایسا ہی کہے جیسا اللہ تعالی نے اسے حکم دیا ہے کہ: انا للہ وانا الیہ راجعون، بلاشبہ ہم اللہ تعالی کے لیے ہیں اور اسی کی جانب لوٹنے والے ہیں، اور پھر یہ دعا پڑھے:

" اللهم أجرني في مصيبتي ، وأخلف لي خيراً منها " اے اللہ مجھے میری مصیبت میں اجر عطا فرما، اور اس کے بعد مجھے نعم البدل عطا فرما)

تو اللہ تعالی اسے اس کا نعم البدل عطا فرماتا ہے.

ھ۔ یہ غلطیوں کا کفارہ ہے: اس کی دلیل وہ حدیث ہے جسے امام بخاری اورامام مسلم نے اپنی صحیحین میں نقل کیا ہے:

عائشہ رضي اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" کسی بھی مسلمان کو جو بھی مصیبت اور تکلیف پہنچتی ہے اللہ تعالی اس کے ساتھ اس کے گناہ معاف کردیتا ہے، حتی کہ جو اسے کانٹا لگے اس کانٹا لگنے کی وجہ سے بھی" اسے بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے.

د ـ جب کسی مصیبت اور تکلیف کی خبر ملے تو مطلوب یہی ہے کہ اسے سنتے ہی صبر وتحمل کا مظاہرہ کیا جائے، مثلا کسی سرمایہ کمپنی کے گرنے کی خبر ملے تو اس بری خبر کو سنتے ہی صبر وتحمل کرنا چاہیے: اور یہ سکتہ اور نفسیاتی گراوٹ اور عصبی تکلیف سے بچاؤ کرتا ہے، اس پر مستزاد یہ کہ جس صبر پر بندے کو اجروثواب حاصل ہوتا ہے وہ صدمے کی ابتدا میں کیا جانے والا صبر ہے.

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلاشبہ صبر تو پہلے صدمہ کے وقت ہے" صحیح بخاری حدیث نمبر (1238) صحیح مسلم حدیث نمبر (926).

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

اس کا معنی کامل اور مکمل صبر ہے کثرت مشقت کی وجہ سے جس پر اجرعظیم دیا جاتا ہے. اھـ

و ـ جب بندہ مصیبت اور آزمائش کے ساتھ اچھا اور بہتر معاملہ کرتا ہے تو وہ اس کے حق میں نعمت بن جاتی ہے، جبکہ اللہ تعالی اس کے ساتھ اس کی گناہوں اور غلطیوں کو معاف کرتا اور اس کے درجات کو بلند کرتا ہے.

اللہ تعالی آزمائش اور مصائب کے ساتھ نعمت سے نوازتا ہے اگرچہ وہ بڑی ہی کیوں نہ ہو، اور بعض لوگوں کو اللہ تعالی نعمتوں کے ساتھ آزماتا ہے.

ز ـ مسلمان کو چاہیے کہ وہ یہ یقین کرلے کہ اس کا مال چلا جانا اس بات کی دلیل نہیں کہ اللہ تعالی نے اس کی تو ہین کی ہے، اللہ تعالی نے تو ہمیں یہ بتایا ہے کہ مالداری اور فقیری دونوں ابتلاء و آزمائش اورامتحان کی سواریاں ہیں، اسی کے متعلق اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

(انسان کی یہ حالت ہے کہ) جب انسان کو اس کا رب آزماتا ہے اور عزت و نعمت سے نوازتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے مجھے عزت دار بنایا، اور جب وہ اس کو آزماتا ہے اور اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے تو وہ کہنے لگتا ہے کہ میرے رب نے میری اہانت کی (اور مجھے ذلیل کیا) الفجر (15 ـ 16).

ح ـ مسلمان شخص کو چاہیے کہ وہ مصیبت اور آزمائش کے وقت اللہ تعالی کے ان بندوں کی اتباع اور پیروی کرے جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں اور ان پر مصائب آئے تو انہوں نے کیسا عمل کیا، اللہ سبحانہ وتعالی نے ایوب علیہ السلام کی مصیبت اور آزمائش کو ختم کرنے کے بارہ میں فرمایا:

اپنی جانب سے رحمت کرتے ہوئے

یعنی ہم نے اس سے سختی کو رفع کردیا اور اس پر اپنی جانب سے رحمت اور نرمی و احسان کرتے ہوئے اس کی

تکلیف کو دور کردیا، اور فرمایا:

اور عبادت گزاروں کے لیے بطور نصیحت اور یاد دہانی

یعنی جو جسمانی یا مالی اور اولاد کی ابتلاء اور آزمائش میں ہو اسے چاہیے کہ وہ اللہ تعالی کے نبی ایوب علیہ السلام کو اپنا اسوہ اور آیڈیل بنائے، جبکہ اللہ تعالی نے انہیں اس سے بھی بڑی آزمائش میں ڈالا تو انہوں نے بھی صبر وتحمل سے کام لیا اور اجروثواب کی نیت کی حتی کہ اللہ تعالی نے ان سے اس آزمائش کو ختم کردیا.

ولید بن عبدالملك کے پاس عبس علاقہ سے ایك نابینا بوڑھا آیا، اور جب ایك رات کو اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو ولید نے اس کے حالات کے متعلق دریافت کیا ؟

تو وہ کہنے لگا: اے امیر المومنین میں نے ایك رات سویا ہوا تھا, اور حالت یہ تھی کہ عبس کے علاقہ میں مجھ سے زیادہ مال ودولت گھوڑے اور اونٹوں اور اولاد اور عزت و مرتبہ والا کوئی شخص نہیں تھا.

ایك رات سیلاب آیا اور مال ودولت اور اہل وعیال سب کچھ اپنے ساتھ بہا لے گیا، اور ہمارے خاندان میں صرف ایك نومولود بچے اور اونٹ کے چھوٹے سے بھاگے ہوئے بچے کے علاوہ کچھ نہ چھوڑا، لہذا میں بچے کی جانب متوجہ ہوا اوراسے اٹھا لیا، اور پھر اس اکیلے اونٹ کے بچے کے پیچھے ہو لیا، جب میں اس نہ پکڑ سکا تو میں نے بچے کو زمین پر لٹایا اور اس اونٹ کے بچے کے پیچھے چل دیا تو میں نے بچے کی آواز سنی اور جب اس کی جانب واپس پلٹا تو اسے بھیڑیا کھا چکا تھا، لہذا میں اونٹ کے تك پہنچ گیا اور جب اسے پکڑا تو اس نے میرے چہرہ پر دولتی ماری جس کی بنا پر میری آنکھیں جاتی رہیں اور مجھے میری گدی کے بل گرا دیا، جب مجھے ہوش آیا تو میں شام کو تو صاحب ثروت اور مال ودولت اور عزت ومرتبہ اور صاحب اولاد تھا لیکن جب صبح کی تو خالی ہاتھ تھا، نہ تو میری آنکھوں میں روشنی اور نظر تھی اور نہ ہی اہل و اولاد اور مال ودولت، تو میں نے اس پر اللہ تعالی کا شکر ادا کیا.

تو ولید کہنے لگا: اسے عروہ بن زبیر کے پاس لے جاؤ تا کہ اسے یہ پتہ چل جائے کہ دنیا میں ایسا شخص بھی ہے جو اس سے بھی زیادہ ازمائش میں پڑا اور بہت زیادہ صبر وتحمل والا ہے.

شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

جب تجھے کسی آزمائش میں مبتلا کیا جائے تو اس پر صبر کر، عزت و کرم والا صبر کیونکہ یہی زیادہ بہتر اور اچھا ہے.

اور جب تجھے کسی مصیبت کے ساتھ آزمایا جائے تو تو اسے سکوت اورخاموشی کا لباس پہنا کیونکہ یہ اس کے لیے زیادہ سلیم ہے.

تم بندوں سے شکایت نہ کرو کیونکہ تم اس رحم کرنے والے رحیم کی شکایت اس کے سامنے کر رہے ہو جو رحم کرتا ہی نہیں.

اور کتنی ہی آزمائشیں صاحب آزمائش اور ابتلاء کے لیے نعمت کا درجہ رکھتی ہیں، کتنے ہی بندے ایسے ہیں جن کے لیے فقر اور بیماری میں ہی خیر اور بھلائی ہے، اور اگر اس کا بدن صحیح ہو جائے اور اسے مال زیادہ مل جائے تو وہ اکڑنے لگے اور بغاوت کرنے لگے:

فرمان باری تعالی ہے:

اور اگر اللہ تعالی اپنے سب بندوں کے لیے رزق میں کسائش کردے تو وہ زمین میں فساد مچانے لگیں الشوری (27).

کسی شاعر نے کیا ہی خوب کہا ہے:

اپنی پریشانیوں اور غموں سے اعراض کرنے والا بن، اور امور کو قضا اورقدر کے سپرد کردے.

اور جلدی آنے والی خیر وبھلائی کے ساتھ خوش ہو جا جو تجھے پچھلا سب کچھ بھلا دے گی.

ہو سکتا ہے بہت سے ایسے معاملات جو تیری لیے ناپسند اور تجھے ناراض کرنے والے ہیں ان کے انجام میں تیرے لیے رضا اور خوشی رکھی ہو.

اور ہو سکتا ہے کہ تنگی والی تنگ ہو اور ہو سکتا ہے فضا وسیع ہو .

اللہ تعالی جو چاہتا ہے کرتا ہے، لہذا تم اس پر اعتراض کرنے والے نہ بنو.

اللہ تعالی نے خوبصورتی کا عادی بنایا ہے، جو کچھ گزر چکا اس پر قیاس کرو.

ط ـ سرمایہ کاری کرنے والی کمپنیوں کا گر جانا اور نیچے چلے جانے کا معنی یہ نہیں کہ اس کا مال بالکل واپس نہیں ملے گا، بلکہ ہو سکتا ہے اسے نصف یا اس سے زیادہ یا کم مال مل جائے، اور اگرچہ سارے مال کا بھی خسارہ ہو جائے تو یہ دنیا کا خاتمہ نہیں، اور نہ ہی سب امیدوں پر پانی پھر جانا اور گم جانا ہے، بلکہ ممکن ہے کہ اللہ تعالی اسے مستقبل میں کوئی اور مال عطا کردے اور جب صبر کرے تو وہ اس کے عوض میں مال دے دے.

6 ـ ہر اس جھوٹ سے جس کا علم ہو یا اس نے کسی دوسرے کو حقیقت کے علاوہ کچھ اور باور کرایا ہو یا کچھ چھپایا اور تدلیس کی ہو یا پھر وہ لوگوں سے کسی خاص کام میں سرمایہ کاری کرنے کے لیے رقم لے کر اسے گھاٹے میں جانے والی سرمایہ کاری کی کمپنیوں میں لگا کر دھوکہ دیتا رہا ہو اور اس کا نفع کمپنی اور اپنے مابین

تقسیم کرتا رہا ہو، اس سب کچھ سے اللہ تعالی کے ہاں سچی اور خالص توبہ کرے.

اور اسی طرح جس نے لوگوں کے مال کے ساتھ دھوکہ کیا یا اپنی بہن اور والدہ یا بیوی کی ضروریات والی اشیاء کے ساتھ دھوکہ کیا اور انہیں اصل حقیقت کا نہ بتایا کہ وہ اس کے مال سے کیا کرے گا، اور اسی طرح جس نے ان سرمایہ کاری کرنے والی کمپنیوں میں شراکت کے لیے سودی قرض حاصل کیا وہ بھی توبہ کرے، اور ہو سکتا ہے کہ حقائق منکشف کرنے میں بہت سی عبرتیں اور عظیم سبق ہوں جن سے استفادہ کرنا واجب اور ضروری ہے.

7 ـ وعظ ونصیحت کرنے والوں کو چاہیے کہ وہ لوگوں کو اس طرح کی دھوکہ بازوں سے ڈرائیں اور بچنے کا کہیں، ان کہ علم میں ہونا چاہیے کہ اس طرح حالات میں برا بھلا کہنے کی کوئی راہ نہیں، بلکہ انہیں چاہیے کہ وہ مصبیت زدہ سے ہر وسیلہ اور طریقہ کے ساتھ مصیبت ہلکی کریں اور ان کی غم و پریشانی میں ان کو تسلی و تشفی دیں اور ضرر اٹھانے والوں کو ہر قسم کی مدد و تعاون مہیا کریں.

8 ـ بلا شبہ دین اسلامی اور دین پر سچائی اور سختی سے کاربند افراد کسی بھی حال میں کسی بھی جھوٹ اور کذب بیانی یا دھوکہ وفراڈ، یا خیانت اور ہیرا پھیری، یا غلط طریقہ سے لین دین یا غلط طریقہ سے مال ہڑپ کرنا اور اس میں اچانك خبط اور اسے نقصان دہ جگہوں میں لگانا، یا اسے مصائب و بلا اور حیلہ پر پیش کرنے کے نتائج کے متحمل نہیں ہوتے، بلکہ اس کے نتائج کا متحمل تو ہر وہ شخص ہے جو جھوٹ اورکذب بیانی سے کام لے، اور زیادتی کی جرات کرے، وہ اکیلا ہی اس کے نتائج بھی بھگتے گا، یہ جائز نہیں کہ اس کی بے عقلی اور غلط تصرف یا جھوٹ و کذب بیانی اور حیلہ بازی کا نتیجہ کسی اور پر ڈال دیا جائے.

فرمان باری تعالی ہے:

اور کوئی بھی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا

اور ایك دوسرےپر کچھ اس طرح فرمایا:

اور جب تم بات کرو تو عدل و انصاف سے کرو

اور ایك مقام پر فرمایا:

عدل وانصاف کرو یہ تقوی و پرہیز گاری کے زیادہ قریب ہے

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے:

عدل وانصاف قائم کرنے والے ہو جاؤ

9 ـ نقصان اور خسارہ ہو جانے کی صورت میں شرعی طریقوں پر چلنا ضروری اور واجب ہے، لہذا خسارہ کے بعد باقی بچنے والے مال کو راس المال کے مالکوں میں تقسیم کیا جائے، اور انہیں اسوہ اور نمونہ بننا ہو گا لہذا ہر ایک کو اس کے اصلی اور راس المال میں سے حساب اور تناسب سے کے مطابق دیا جائے گا.

یہ جائز نہیں کہ ان قرضوں اور اموال کی کم رقم میں خریداری کی دلالی کا بازار لگا دیا جائے جن کا حصول مکمل نہیں ہوا، کیونکہ یہ رباالفضل (زیادہ سود) اور رباالنسیئۃ (ادھار سود) جمع کرتا ہے، اور سود خوری اکبر الکبائر یعنی کبیرہ گناہوں میں سے ہے.

10 ـ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے سینے ایک دوسرے کے لیے کشادہ کریں، لہذا گالی گلوچ یا برا بھلا کہنے یا بیوی کو طلاق دینے یا قطع تعلقی اور والدین کی نافرمانی یا دوسروں پر زیادتی کرنے کی کوئي گنجائش نہیں پائی جاتی.

اور استطاعت و قدرت رکھنے والے مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ راس المال کے مالك لوگوں میں سے مساکین و کمزور اور یتیموں اور بیواؤں، اور بوڑھوں اور محدود اور کم آمدنی والے لوگ جنہوں نے اپنے گھر اور گاڑیاں فروخت کرکے اسے خسارے والی تجارت اور سرمایہ کاری میں لگایا ان کا حتی الوسع تعاون اورمدد کریں، اور خیراتی مال سے جتنا بھی ہو سکے بچائیں جو اس شراکت میں ظلم و زیادتی کے ساتھ چندہ دینے اورخیرات کرنے والوں کی اجازت کے بغیر ہی اس سرمایہ کاری میں لگایا گیا ہے، اور اس کے پیچھے کوئی آواز اور مطالبہ نہیں تو اس حق کا مطالبہ کرتا ہو.

اور مسلمان وکلاء کو بھی چاہیے کہ وہ کمزور لوگوں کے حقوق کے حصول میں ان کی مدد کریں اور خیراتی مال کو بچا کر اجروثواب کی نیت رکھیں، اور ابریاء کو بری کریں اور دین کے معاملہ میں پند ونصائح اور مشورہ دیتے رہیں.

ہماری اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ نقصان اٹھانے اور مصیبت زدہ افراد کو اپنی جانب سے نعم البدل عطا فرمائے، اور جو مصیبت اور آزمائش آئی ہے اس پر انہیں صبر و تحمل دے، اور وہ اللہ عزوجل سب سے بہتر روزی رساں اور خیر الرازقین ہے.

واللہ اعلم .